عبداللہ طارق سہیل

''جگر لخت لخت''

پورے ملک پر ایک دردناک فضا چھائی ہوئی ہے۔ صدمے کی ایک ناقابل بیان کیفیت ہے لوگ راتوں کو سو نہیں سکتے۔ بچے ذہنی مریض بن گئے ہیں۔ فیضؔ کے شہرۂ آفاق مرثیے (میرا خیال ہے' یہاں یہ صحیح لفظ ہے) ''نثار میں تیری گلیوں پہ اے وطن کہ جہاں'' کا ایک مصرعہ بہت زیادہ یاد آیا:

کوئی نہیں جو سنے تیرے دردمندوں کی

یہ مرثیہ ۱۹۶۰ء کے یزیدی دور میں لکھا گیا تھا۔ آج کے حالات تو اس وقت سے بھی ہزار گنا زیادہ دکھ دینے والے ہیں۔ خیال آیا کہ فیض آج زندہ ہوتے تو کوئی اس سے بھی زیادہ دردناک مرثیہ لکھتے۔ انسانی ذہن بھی عجیب ہے، ٹیپ پر یہ مرثیہ لگا دیا اور اور دھیان فوراً حالات سے ہٹ کر منیر حسین کی آواز کی طرف چلا گیا۔ یہ وہ گلوکار ہے جس نے بہت کم گیت گائے ہیں لیکن جو بھی گایا' لوگوں کے ذہن پر نقش ہوگیا۔ فیضؔ کے اس مرثیے میں مایوسی، دکھ اور بے بسی کا احساس ایک ایک لفظ میں بولتا ہے۔ اسی طرح منیر کی گائیکی اداسی اور ویرانی کی ایسی تصویر بناتی ہے جس کی مثال مشکل سے مل سکتی ہے۔ اس کی آواز ان ویران کھنڈروں کی یاد دلاتی ہے جہاں کبھی زندگی چہچہاتی اور نغمے بکھیرتی تھی لیکن اب وہاں دن کو صرف سناٹے شور کرتے اور راتوں کو سیار چیختے ہیں۔

☆☆☆

قاف لیگ کے ''معصوموں'' کو عوامی ردّعمل کا اندازہ نہیں تھا۔ وہ سامنے آیا تو انھوں نے خبریں چھپوانی شروع کر دی ہیں کہ ایک معصوم ٹی وی پر رو پڑا اور دوسرا معصوم گھر میں تنہائی میں روتا رہا۔ یہ سوال پوچھنے کی ضرورت نہیں کہ کوئی تنہائی میں رویا تھا تو رپورٹر کو کیسے پتا چلا۔ کیا باتھ روم میں کیمرہ لگا ہوا تھا؟ ظاہر ہے کہ تنہائی میں رونے کی خبر پریس ریلیز کے ذریعے بتائی گئی تھی۔ خیر' دونوں ''معصوموں'' کی خدمت میں ایک شعر پیش ہے:

بہت سادہ بڑے معصوم ہو تم
ذرا دھبے تو دیکھو آستیں کے

☆☆☆

باکمال وزیر داخلہ شیر پاؤ عرف خیر پاؤ اور ان سے بھی باکمال ترجمان وزارت داخلہ جمع انچارج کرائسز مینجمنٹ (؟) سنٹر بریگیڈیئر جاوید اقبال نے جامعہ کے کھنڈروں سے چار دن بعد دس غیر ملکیوں کی لاشیں برآمد کر لی ہیں۔ صرف یہی نہیں مرحوم غازی عبدالرشید کی والدہ کی جلی ہوئی نعش بھی پیدا کر لی ہے۔ لیکن ان دونوں برآمدات کی

اصلیت بھی فوراً ہی کھل گئی۔انھوں نے اس طالب علم کو بھی غیر ملکی قرار دے دیا جو کہوٹہ سے پڑھنے آیا تھا اور اس کا والد بھی زندہ ہے۔یاد ہوگا۔بے مثال دور کی شروعات پر ایک جنرل نے لاہور کو بھارت کا حصہ قرار دے دیا تھا۔بریگیڈیئر اس سے بھی بازی لے گیا۔پاکستان کی ایٹمی صلاحیت کے مرکز کہوٹہ کو غیر ملکی شہر قرار دے دیا۔اسی طرح غازی عبدالرشید کی والدہ جس کمرے میں جاں بحق ہوئیں' وہاں تو آگ ہی نہیں لگی تھی لیکن دونوں باکمالوں نے جلی ہوئی لاش برآمد کرلی ۔حکومت کو چاہیے کہ دونوں کو تمغہ ہائے حسن کارکردگی سے نوازے۔ایک آدھ تمغے سے حق ادا نہیں ہوسکتا' تمغوں سے بھری ہوئی پوری ایک بوری ان کی نذر کی جائے۔

☆☆☆

رات کو بیشتر لوگ یہ اطمینان لے کر سوگئے کہ لال مسجد کا مسئلہ پرامن طور پر حل کرلیا گیا ہے ،معاہدہ تحریر ہورہا ہے۔صبح اٹھ کر لوگ یہ معلوم کرکے سکتے میں آگئے کہ شدید ترین آپریشن سے مدرسہ و مسجد کا کمپلیکس تہس نہس ہوچکا ہے اور لاشوں اور زخمیوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔آخری لمحے پر مذاکرات ناکام ہوگئے؟ کیوں؟

مذاکرات کامیاب ہوئے نہ ناکام۔مذاکرات تو ایک چال تھے۔شجاعت کو لال مسجد والوں کے پاس اسی مقصد کے لیے بھیجا گیا تھا۔وہ اکبر بگتی کے پاس بھی تو گئے تھے۔''مذاکراتی'' ریکارڈ قرار رہا۔

بلاشبہ آپریشن کامیاب رہا۔کم ازکم بھنگڑہ گروپ کی حد تک جو مذاکراتی عمل میں شجاعت ک ارفیق کار تھا۔اس نظریئے کو ایک بار پھر پڑھ لیجیے جو کئی مرتبہ پہلے بھی پیش ہوچکا ہے کہ کوئی دوسرا ملک یا کوئی دوسری حکومت ہوتی تو لال مسجد ایک آدمی مارے بغیر بھی اعصاب شکن گیس پھینک کر زیر کی جاسکتی تھی اور دہشت گرد پکڑے جاسکتے تھے۔اب کتنے دہشت گرد ہاتھ آئے اور کتنے مارے گے؟ ہلاکتں کی تعداد جتنی زیادہ ہوگی، بھنگڑا گروپ کے نزدیک کامیابی اتنی ہی زیادہ ہوگی۔

شجاعت کہتے ہیں غازی نے آخر میں نئی شرائط پیش کرکے کام خراب کیا۔وہی بتادیں کہ ان کی بات پر اعتبار کیا جائے یا مفتی تقی عثمانی کی بات پر جو کہتے ہیں غازی نے کوئی شرط پیش نہیں کی۔آخر میں معاہدے کا ڈرافٹ بدل دیا گیا جس سے اس کی بنیادی روح ہی ختم ہوگئی۔بات صرف اتنی ہے کہ مذاکرات چال تھے۔مردحق مردمومن جونیئر کو مبارک ہو،وہ کئی دنوں تک بھنگڑا ڈال سکتے ہیں۔یقیناً ان کے لیے اس بات کی کوئی اہمیت نہیں کہ کتنی لاشیں دہشت گردوں کی ہیں کتنی بچوں،عورتوں،طلبہ اور طالبات کی۔

اگر آپریشن اس طرح کامیاب ہوتا جس طرح دوسرے ملکوں میں ہوتے ہیں تو یہ ایک بڑی خبر ہوتی کہ دہشت گردوں کا ایک ٹھکانہ بے گناہوں کی جانیں محفوظ رکھتے ہوئے سر کرلیا گیا ہے۔موجودہ شکل میں یہ بڑی خبر نہیں، بری خبر ہے۔خدا خیر کرے۔دہشت گردوں کی تعداد سرکاری اندازوں کے مطابق آپریشن سے پہلے جو بتائی گئی تھی۔۳۰ سے ۵۰ تھی۔ان میں سے کچھ پکڑے گئے ہیں۔اس لحاظ سے کل لاشوں کی گنتی کرکے حساب لگایا جاسکتا ہے کہ بے گناہ مرنے والے کتنے تھے۔یہ سوال حکموت سے پوچھنے کی ضرورت نہیں کہ اگر کم سے کم جانی نقصان کی حکمت عملی یہ ہے تو زیادہ

جانی نقصان کی حکمت عملی کیا ہوتی ہے۔

مولانا رشید غازی نے پاکستان اور اسلام کو بہت بدنام کیا۔حکومت نے پاکستان اور اسلام کی جو''نیک نامی' ؟اس کا حجم کتنا ہے،حساب کرتے رہیے!(روزنامہ''ایکسپریس''۱۱رجولائی ۲۰۰۷ء)

☆☆☆

سانحہ لال مسجد میں سینکڑوں مرد،خواتین اور بچے متاثر ہوئے۔جن میں سے بہت سوں کا لاشہ بھی ثابت نہیں ملا۔ٹکڑے ٹکڑے تھا یا جل کر کوئلہ بن چکا تھا۔ان میں اتنی چھوٹی عمر کی بچیاں بھی شامل تھیں جنھیں یہ بھی علم نہیں تھا کہ انتہا پسندی کیا ہے اور روشن خیالی کسے کہتے ہیں۔بے نظیر سے عرض ہے کہ بے شک وہ غلام مصطفیٰ کھر کے اس بیان کو بھی توجہ کے قابل نہ سمجھیں کہ لال مسجد کے سانحے نے قوم کی بنیادیں ہلا دی ہیں اور یوسف رضا گیلانی کے اس بیان کو بھی مسترد کر دیں کہ لال مسجد میں بے گناہوں کا خون بہایا گیا۔بس اتنا خیال کر لیں کہ خوشی تو دشمن کے مرنے پر بھی نہیں کرنی چاہیے۔

☆☆☆

وزیراعظم نے کہا ہے کہ لال مسجد آپریشن کے دوران مرنے والوں میں کوئی خاتون یا بچہ شامل نہیں۔ایک نجی ٹی وی نے بتایا ہے کہ آپریشن میں مرنے والے ۲۸۵ بچوں اور عورتوں کی لاشیں سندھ،بلوچستان کولڈ سٹوریج میں رکھی گئیں۔بعد میں ان کو ی گڑھوں میں اجتماعی تدفین کی گئی۔

بظاہر بیان اور رپورٹ ایک دوسرے سے متصادم ہیں لیکن یہ تعبیر وتشریح کا معاملہ ہے۔جس طرح کوئی معاملہ کسی کے نزدیک صحیح،دوسرے کے نزدیک غلط ہوسکتا ہے اسی طرح عورت اور بچے کی تعریف بھی الگ الگ ہوسکتی ہے۔ممکن ہے حکومت نے عورت یا بچہ ہونے کی شرائط مقرر رکھی ہیں۔جامعہ حفصہ میں مرنے والی عورتیں اور بچے ان پر پورا نہ اترتے ہوں۔بے بی شو میں صحت مند اور خوبصورت بے بی دکھائے جاتے ہیں۔صومالیہ کے صحرا میں پڑے ہوئے ننھے منے ڈھانچے نہیں۔اسی طرح برقعہ پہنی ہوئی عورت حکومت کے نزدیک غیر عورت ہے اور غریب پشتونوں کے بچے تو کسی بھی صورت بچے کہلانے کے مستحق نہیں ہوسکتے۔

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان
26 اگست 2007ء
جمعرات بعد نماز مغرب
ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان
دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان
الداعی سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
061-4511961